بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۱ تبوک ۱۳۴۳ ش ۴ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ ستمبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی اور ضعف بھی رہا۔ رات کو نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں

بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو

"جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا۔

دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جاوے تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں۔ اسی طرح جس کو روحانی کوڑھ کا پتہ لگ جاوے اسے بھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں اور وہ سچے علاج کی طرف دوڑتا ہے۔ مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں" ۞

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۴۶)

اخبار احمدیہ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کو جون میں Coranary Thrombosis کا حملہ ہوا تھا۔ اس کے بعد اڑھائی مہینہ تو طبیعت ٹھیک رہی۔ اب پھر دو دورے چند دن کے وقفہ سے دل کے ہوئے ہیں۔ علاج کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ تمام احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

احمدیہ ہوسٹل لاہور احمدیہ ہوسٹل لاہور کوٹھی نمبر ۳۴۴ بلاک بی سکیم نمبر ۲ گلبرگ میں واقع ہے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل کے ساتھ اس پتہ پر خط و کتابت کی جائے (ناظر تعلیم)

اعلانِ تعطیل قائد اعظم کے یوم وفات کے موقعہ پر ۱۱ ستمبر کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۲ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

تحریکِ دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مکرم چوہدری محمد دین صاحب آف شادی وال حال گوجرانوالہ نے فضل عمر ہسپتال میں اپنے والد صاحب مکرم چوہدری حاکم دین صاحب مرحوم آف شادی وال ضلع قادیانی کی طرف سے پانچ ہزار روپے کا عطیہ کمرے کی تعمیر کے لئے دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب کی خدمت میں محترم چوہدری محمد دین صاحب کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان جیسے مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بھی مکرم چوہدری صاحب کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں کے نام کے کمرے فضل عمر ہسپتال میں تعمیر کروانے کے لئے عطایا بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار۔ مرزا منور احمد ربوہ

بی۔ اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ

۳۵ میں سے ۲۵ طلباء کامیاب۔ نتیجہ کی شرح ۷۱.۴ فیصدی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ امتحان بی۔ اے سال دوم نیو سلیبس ۱۹۶۴ء اللہ تعالیٰ کے فضل سے قابلِ ستائش رہا ہے۔ یعنی ۳۵ طلباء امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے پچیس طلباء پاس ہوئے ہیں۔ فرسٹ ڈویژن میں ۴ سیکنڈ ڈویژن میں ۱۴ اور تھرڈ ڈویژن میں ۷ طلباء آئے۔ نتیجہ کی اوسط ۷۱.۴ فیصدی ہے جبکہ یونیورسٹی کی پاس اوسط ۶۱ فیصد ہے۔

(تفصیلی نتیجہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۲ء

نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ پر ایمان ظاہر ہوتا ہے

آجکل کے اکثر بڑے بڑے سائنسدان سائنسی دلائل سے ہستی باری تعالےٰ ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانے کے دانا جو اللہ تعالےٰ پر یقین رکھتے تھے عقلی دلائل سے اللہ تعالےٰ کی ہستی ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

ایک بات ایسی واضح ہے کہ اگر کوئی انسان ذرا بھی غور کرے تو وہ اس پُر حکمت کارخانہ قدرت کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچیگا کہ اس کا بنانے والا ضرور کوئی ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم میں بھی اس دلیل کو پیش کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "ماخلقت هذا باطلاً"۔ یہ الفاظ دراصل عقلی دلائل پر ہی دلالت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کائنات پر غور کرو۔ دیکھو یہ زمین کس طرح بچھائی گئی ہے۔ آسمان پر ستارے اور چاند سورج کس طرح ایک نظام کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں۔ یہ مضمون قرآن کریم میں بھی بڑی وسعت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف عقل کی رہنمائی کے لئے دلائل ہیں ان سے ہستی باری تعالےٰ کا امکان تو ضرور ثابت ہو جاتا ہے مگر انسان کے لئے اللہ تعالےٰ کا محض امکان کافی نہیں ہو سکتا۔

اگر ہم مان لیں کہ زمین سیلاب پیدا کر سکتی ہے تو گو یہ درست بھی ہو اس کا ہمیں کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ اصل فائدہ تو یہ ہے کہ سیب ہم کو مل جائے۔ اور جو یقین ملنے پر سیب کے متعلق پیدا ہو سکتا ہے وہ محض امکان سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمارے پاس سیب ہو اور ہم اس کو چکھیں تو ہم جان سکتے ہیں کہ سیب میں ایک خاص قسم کی لذت ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو ہم سونگھ سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر محض زبانی ان باتوں کو بیان کیا جائے تو خواہ وہ بیان کتنا بھی بلیغ ہو اور حقیقت پر مبنی ہو ہم سیب سے کوئی استفادہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ اس کی حقیقت جان سکتے ہیں۔

لہذا جو لوگ صرف عقل کی حد تک اللہ تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ خواہ بظاہر ان کا یقین کتنا بھی محکم ہو۔ اوّل تو وہ محکم ہو ہی نہیں سکتا۔ دوم اس سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں اور ظاہر ہے کہ جس چیز کا کوئی فائدہ نہیں اس کا یقین رکھنا کہ وہ ہونی چاہیئے تضیع اوقات ہے۔

ہم پھر اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ بے شک سائنسی اور عقلی دلیل ایک حد تک مفید ہے۔ اور وہ حد بس رہنمائی تک ہی ہے مثال کے طور پر اگر ہم نے کسی بڑے آدمی سے کوئی فائدہ اٹھانا ہے تو اب ہم جب تک یہ یقین نہ کریں کہ وہ انسان وجود رکھتا ہے ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے محض اس کے امکان کا وجود صرف اتنا فائدہ دے سکتا ہے کہ ہم مزید تحقیق سے اس کے وجود پر پورا یقین حاصل کریں۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ دنیا کے لئے مفید ہے اور ہم بھی دنیا کا ایک حصہ ہیں اور ہم اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم امکانی حدود سے آگے بڑھ کر اس کی ہستی کا پورا پورا یقین پیدا کریں گے۔ ایک ہندو پنڈت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گفتگو ہو رہی ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں :۔

"یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی۔ درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے درد سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض، مرض مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے۔ بظاہر اس کا کوئی درد یا دکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اسنے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اسکے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا۔ مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا۔ یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اُٹھ کر وہاں نہ جائے گا۔ کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑھ گیان کی کوتاہی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صہ ۳۱۳)

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے نیک اعمال وحدت باریتعالےٰ پر کامل یقین پر انحصار رکھتے ہیں اور انسان کے افعال سے واضح ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ پر کامل یقین رکھتا ہے یا نہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں جہاں جہاں مغربی تہذیب اور علوم جدیدہ پہنچے ہیں انسانی کردار اخلاقی معیار سے گرتا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آج انسان نے مادی علوم میں انہماک کی وجہ سے نیک اعمال کے حقیقی محرک کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور وہ ہے ایمان باللہ۔ ایمان بالرسالت اور ایمان بالمعاد۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت اور ایمان بالمعاد کا شروع ہی میں ذکر فرما دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا ہے کہ ایک متقی کے اعمال کیسے ہونے چاہئیں جس امر کو اقیموا الصلوٰۃ اور ومما رزقناهم ينفقون کے وسیع المعانی الفاظ میں واضح فرمایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ پر ایمان دو قسم کا ہے ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے۔ میں [illegible] ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاص جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟ دیکھو۔ انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے مجھے اس کا اقرار ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں کوئی پرمیشر کہتا ہے کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے۔ مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعوٰے ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافعہ کو لینا چاہتا ہے دیکھو۔ سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے۔ اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالےٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے اور دھوکا کھانا ہے جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔

پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالےٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔"

(ایضاً صہ ۳۱۲۔ ۳۱۳)

جلسہ سیرۃ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے موقعہ پر

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام

قیمتی ہستیوں کی زندگی سے سبق سیکھیں اور ان کے اعمال کو اپنانے کی کوشش کریں

مورخہ ۶ ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرۃ پر جو جلسہ منعقد ہوا اس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ایک قیمتی پیغام پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ یہ پیغام جو جلسہ میں پڑھے جانے کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے ازراہ شفقت اشاعت کے لئے الفضل کو عطا فرمایا ہے شکریہ کے ساتھ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

برادرانِ عزیز! السلام علیکم

آج اِس پیاری اور مکرم ہستی کو اِس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے ایک سال سے اوپر ہو گیا۔ مگر اب تک اِن کی یاد دل میں تازہ ہے۔ ہر وقت وہ صورت آنکھوں میں پھرتی ہے۔ بعض اوقات تصور ایسی صورت اختیار کرتا ہے۔ گویا وہ کہیں نہیں گئے۔ قریب ہی ہیں ابھی ملنا ہو جائیگا۔

اِس یاد میں آپ سب دلی محبت اور قدرشناسی کے جذبہ کے ساتھ شریک ہیں مگر یہ شرکت جبھی مفید ہو سکتی ہے۔ اگر آپ ایسی ہستیوں کی زندگی اور عمل سے سبق سیکھیں اور اس کو اپنا لیں۔ آپ میں سے اکثر ابھی بچے ہی کہلانے کے مستحق سمجھے جاتے ہونگے۔ اور اپنے کو خود بھی لڑکپن کی حدود میں سمجھتے ہونگے۔ مگر میں بتاؤں آپ کو کہ جن کی یاد میں یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ وہ آپ سے کم عمر میں یعنی محض ۱۳ سال کی عمر میں بچپن کی حدوں کو پھلانگ کر سنجیدہ بن چکے تھے۔ شادی ہو چکی تھی مگر ایسی شادی نہیں کہ محض ہنسی کھیل اور بچگانہ خوشی کا مظاہرہ ہو۔ اِس عمر میں جس میں ضرور آپ لوگ کریں یا اپنی ذمہ داریوں اور تعلیم سے غفلت برتنا شروع کر دیں۔ میری آنکھوں میں وہ نقشہ ہے گویا آج دیکھ رہی ہوں کہ نئی بیاہی دلھن پلنگ پر بیٹھی ہے اور آپ میز پر برابر کتابوں کا ڈھیر سامنے رکھے پڑھ رہے ہیں۔ سر جھکا ہے استغراق کی کیفیت ہے گویا محض اپنے کام سے تعلق ہے۔

کام سے فارغ ہو کر ملہر پھرتے بھی جاتے اپنی مخصوص طرز سے ہم لوگوں سے ہنسی مذاق کی بات بھی کرتے۔ مگر اب بالکل ایک پورے مرد ذمہ دار کے انداز ان کے ہو گئے تھے اور شادی نے کسی فرض سے انکو غافل نہ کیا تھا۔

طبیعت میں احساس ذمہ داری بہت زیادہ تھا۔ فرائض کی ادائیگی کا بہت خیال رہتا یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت بڑے بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی ہر بوجھ کو اٹھانے کے لئے اپنے کمزور کاندھے آگے کر دیئے۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ یہ قابل بھائی بڑا بھائی جب بار کو اٹھانے کو آگے بڑھ آیا۔ خواہ وہ بار مذہبی ہوں روحانی ہوں یا جسمانی تو چلو ہم ذرا آرام ہی کر لیں۔ نہیں انہوں نے بھی اپنا فرض سمجھا۔ اور یہی محسوس کیا کہ یہ گاڑی اب ہم سب نے ہی چلانی ہے۔ دل میں ایک طلش تھی تڑپ تھی کہ اب حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل اور آپ کے منشاء کو جو منشائے الٰہی ہے پورا کرنے میں جان لڑا دینا ہم سب کا کام ہے۔ چونکہ جائیداد وغیرہ پر بھی نظر ڈالنا دور اندیشی کے لحاظ سے اب ضروری ہو گیا تھا۔ حضرت بڑے بھائی صاحب نے اِس طرف بھی توجہ دی تو یہ ساتھ مددگار و مشیر رہے۔ بعد میں چونکہ حضرت بڑے بھائی صاحب اتنا وقت دے نہ سکتے تھے پورا کام ہی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ حضرت اماں جان کے ہر چھوٹے موٹے کام کی خبرگیری وغیرہ غرض دینی و دنیاوی ہر قسم کے بوجھ اٹھا لینا اپنا فرض جانا اور کبھی آرام کا خیال نہیں کیا۔ اطاعتِ خلافت میں وہ اپنی نظیر آپ ہی رہے۔ حضرت بڑے بھائی صاحب نہایت درجہ شفقت فرماتے رہے ہمیشہ۔ مگر یہ ہمیشہ سر جھکائے تابعدار خادم کی طرح ہی بنے رہے۔ باادب بانصیب وہی ادب و اطاعت عملی و زبانی ہر طرح سامنے بھی اور پس پشت بھی۔ غرض اِن میں بہت ہی خوبیاں تھیں اور ایسی شخصیت تھی جس کی یاد میں بھی ایک زندگی ہے۔ اور آج تک خاص قرب محسوس ہوتا ہے۔

اِس ایک صفت احساس ذمہ داری کی جانب میں اِس وقت آپ لوگوں کو خاص توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ آپ میں سے بھی ہر ایک یہ جان لے اور ایسا ہی سمجھنے کا عزم کر لے کہ بیعت اور احمدیت کے حلقہ میں آ جانے کے بعد اطاعت خلافت کا محض فرضی جوا اٹھا کر آپ ہرگز فارغ نہیں ہو سکتے۔ اِس جوئے کو اگر آپ نے اٹھایا ہے تو اٹھانے کی طرح اٹھائیے اور سمجھ لیجئے کہ بس آج سے احکام خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے تنظیم کامل کے ساتھ ہر ایک فرد سمجھے کہ یہ بوجھ گویا میں نے ہی اٹھانا ہے دوسروں کا منہ مت دیکھئے۔ اور کبھی مت تاکئے۔ کام کرنے والوں میں جو آپ سے پیش پیش ہیں نقائص مت ڈھونڈئیے۔ خود اپنی گٹھڑی اٹھا کر آگے بڑھئے۔ اتنا درد دین کے لئے آپ کے قلوب میں پیدا ہو جائے کہ یہ سارا غم دین اور دکھ گویا آپ کا ہی حصہ ہے اور سمجھیں کہ ؎

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اب آئندہ اِس بہت بھاری ذمہ داری کو اٹھا لینے والے آپ لوگ ہی ہیں۔ آئندہ آپ نے ہی اِس کام کو نبھانا ہے جس کام کیلئے آپ کے بزرگ اپنی زندگی اسی کوشش میں صرف کر کے ادائے فرض کر گئے یا بقیہ جو ہیں خدا تعالےٰ انکی زندگیوں میں برکت بخشتے کر رہے ہیں۔ اب آپ ان کے دست و بازو صحیح معنوں میں صفائی قلب نیک نیتی کے ساتھ بغیر کسی فخر یا ظاہری وقار کے حصول کی آرزو کے بنیں گویا در ہے اور پھر یاد رہے کہ یہ ٹریننگ کے دن ہیں۔ یہ پہاڑ جو دل بدن بوجھل ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ آپ نے ہی اٹھانا ہے۔

پس قدم بڑھائیں نئے حوصلوں کے ساتھ نئے مبارک و صاف دلوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی نصرت آپ سب کے اور آپ کے بعد آنے والی نسلوں در نسلوں کے ساتھ رہے۔ آمین فقط مبارکہ

مجلس افتاء کے فیصلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۵/۷/۶۴ کو مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلے منظور فرمائے ہیں جو بغرض افادہ عام شائع کئے جا رہے ہیں۔ (خاکسار ملک سیف الرحمٰن ناظم افتاء)

فیصلہ بسلسلہ تشریح فیصلہ ذبیحہ اہل کتاب

شائع شدہ الفضل ۱۹/۱/۶۴

۱۔ "اہل کتاب" میں عرفاً یہودی اور عیسائی دونوں شامل ہیں لیکن جو عیسائی ذبیحہ کے بارے میں تورات کے احکام پر پورے طور پر عمل نہیں کرتے ان کے ذبیحہ کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

۲۔ لفظ "معروف" سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے سوا باقی طریق ذبح اسلامی ہو۔

حضور نے فرمایا درست ہے۔

تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

میرے نزدیک "اہل کتاب" سے مراد غالباً یہودی ہی ہیں کیونکہ وہ کثرت سے اس وقت عرب میں آباد تھے۔ اور قرآن شریف میں بار بار خطاب بھی انہی کو ہے۔ اور صرف توریت ہی کتاب اس وقت تھی جو کہ حلت اور حرمت کے مسئلے بیان کرسکتی تھی۔

(الحکم ۱۰؍ اگست ۱۹۰۴ء)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر غور کرتے وقت یہ مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ

۱۔ اس معاملہ میں اضطرار کے اس پہلو کا دائرہ اثر کیا ہے جس کی طرف حضور علیہ السلام کے مندرجہ ذیل فرمان میں اشارہ موجود ہے:۔

"عیسائیوں کی نسبت ہندوؤں کی حالت اضطراری ہے کیونکہ یہ کثرت سے ہم لوگوں میں مل جل گئے ہیں اور ہر جگہ انہی کی دکانیں موجود ہوتی ہیں۔ اگر مسلمانوں کی دکانیں ہوں اور سب شئے وہاں سے ہی مل جاوے تو پھر البتہ ان سے خوردنی اشیاء نہ خریدنی چاہئیں۔"

(الحکم ۱۰؍ اگست ۱۹۰۴ء)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کو جن وجوہ سے ذبیحہ کے مسئلہ میں اہل کتاب کی اصطلاح سے خارج فرمایا ہے ان میں سے ایک امر ان کا ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینا ہے۔ اور دوسرے یہودی شریعت کے ظاہری طریق ذبح کا ترک ہے۔ جہاں یہ دونوں باتیں پائی جائیں وہاں تو عیسائیوں کے ذبیحہ کا استعمال بہرحال ممنوع ہے لیکن جہاں ظاہری طریق ذبح تو یہودی طریق کے مطابق ہو مگر تسمیہ کا ترک ہو تو اس حالت میں صورت حال کچھ بدل جاتی ہے کیونکہ ذبح کے ظاہری طریق کے ترک کا کوئی تدارک بعد از ذبح ممکن نہیں۔ لیکن ترکِ تسمیہ کے تدارک کی ایک شرعی صورت موجود ہے۔ مثلاً بھول جانے کی صورت میں کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھی جاسکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا عیسائی کے ترک تسمیہ کو وہ درجہ دیا جاسکتا ہے جو مسلمان یا یہودی کے نسیاناً ترکِ تسمیہ کو دیا جاتا ہے۔ عام حالات میں تو اسے یہ درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ مسلمان یا یہودی کا بھول جانا عدم ضرورت کے اعتقاد کی بناء پر نہیں مگر عیسائی کا ترک تسمیہ اس وجہ سے ہے کہ جیسے قومی تعامل کی بناء پر وہ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔

اب مسئلہ کی یہ صورت بن جاتی ہے کہ اگر عیسائیوں میں جھٹکا کا طریق رائج نہ ہو اور ذبح کا ظاہری طریق یہود کے مطابق ہو تو کیا محض ترکِ تسمیہ کا موجودہ عیسائی تعامل علی الاطلاق حرمتِ ذبیحہ کا قطعی باعث بن سکتا ہے یا نہیں۔ بظاہر ترکِ تسمیہ کی یہ اکیلی وجہ علی الاطلاق حرام کر دینے کا حتمی موجب قرار نہیں دی جاسکتی کیونکہ:۔

۱۔ اوّلاً تسمیہ کے وجوب اور سنت کا مسئلہ بجائے خود مختلف فیہ ہے۔

۲۔ اس وجہ حرمت کا تدارک اس صورت میں ممکن ہے کہ ایسا گوشت کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے جیسا کہ مؤطا کی ایک حدیث سے ظاہر ہے۔

لیکن چونکہ عیسائیوں کا تعامل ترکِ تسمیہ بعینہٖ مسلمان اور یہودی کے نسیان کی طرح نہیں اور اس میں کراہت کا پہلو موجود ہے اس لئے جب تک معاشرتی اور تمدنی اضطرار کے اس قسم کے حالات موجود نہ ہوں جو حضور علیہ السلام نے اپنے فتویٰ میں ہندوؤں کے لحاظ سے بیان فرمائے ہیں اس وقت تک ایسا گوشت بسم اللہ پڑھ کر بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہونا چاہیئے۔

علاوہ ازیں ایسے اضطرار کی موجودگی کی شرط صرف گوشت تک ہی محدود نہیں رہتی چاہیئے بلکہ چونکہ عیسائی قوم میں سے حلت و حرمت کا احترام عموماً اُٹھ چکا ہے اس لئے ان کی تیار کردہ دوسری کھانے کی اشیاء از قسم بسکٹ وغیرہ پر بھی اس کا اطلاق ہونا چاہیئے۔

فیصلہ متعلق کمرہ رہائش

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ربوہ میں جس کچے کوٹھے میں قیام پذیر تھیں اور جو اب تک موجود ہے اس کا نقشہ اور پیمائش اور فوٹو محفوظ کر لینا شرعاً جائز ہے تاکہ تاریخی لحاظ سے یہ امور محفوظ رہ جائیں۔ لیکن اس کمرہ کو محفوظ رکھنے سے بعض خلاف شریعت رسوم اور قباحتیں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

حضور نے فرمایا درست ہے۔

تشریح

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی رہائش و وفات والا کمرہ ایک "یادگار" ضرور ہے لیکن اسے بلا مقصد قائم رکھنے کا کوئی شرعی یا دینی جواز نہیں۔ اور نہ ہی صحابہؓ نے امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی اس طرح یادگاریں قائم کرنے کا کوئی اہتمام کیا۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ فرمان بڑا واضح ہے جو حضور نے اپنے ایک مخلص صحابی حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ چنانچہ حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

"میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ یہ (سیاہی کے نشان والا) کرتہ بڑا مبارک ہے اس کو تبرکاً لے لینا چاہیئے پہلے میں نے اس خیال سے کہ کہیں حضور جلدی انکار نہ کر دیں حضور سے مسئلہ پوچھا کہ حضور کسی بزرگ کا کوئی تبرک کپڑے وغیرہ کا لے کر رکھنا جائز ہے؟ فرمایا ہاں جائز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات صحابہؓ نے رکھے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور خدا کے واسطے میرا ایک سوال ہے۔ فرمایا:۔ کہو کیا ہے؟ عرض کیا کہ حضور یہ کرتہ تبرکاً مجھے دیدیں۔ فرمایا نہیں یہ تو ہم نہیں دیتے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور نے ابھی تو فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات صحابہؓ نے رکھے اس پر فرمایا کہ یہ کرتہ میں اس واسطے نہیں دیتا کہ میرے اور تیرے مرنے کے بعد اس سے شرک پھیلے گا۔ اس کی لوگ پوجا کریں گے۔ اس کو لوگ زیارت بنالیں گے۔

میں نے عرض کیا کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات سے شرک نہ پھیلا۔ فرمایا:۔ میاں عبداللہ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرکات جن صحابہؓ کے پاس تھے وہ مرتے ہوئے وصیتیں کر گئے کہ ان تبرکات کو ہمارے کفن کے ساتھ دفن کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جو تبرک جس صحابیؓ کے پاس تھا وہ ان کے کفن کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں بھی مرتا ہوا وصیت کر جاؤں گا کہ یہ کرتہ میرے کفن کے ساتھ دفن کر دیا جائے۔ فرمایا ہاں اگر یہ عہد کرتے ہو تو لے لو۔

(سیرۃ المہدی ۸۴-۸۳)

۲۔ تاریخی حیثیت سے کسی چیز کو محفوظ کرنا اگرچہ شرعاً منع نہیں لیکن ایسا کرتے ہوئے یہ دیکھنا بہرحال ضروری ہے کہ کہیں یہ زیارت گاہ نہ بن جائے اور آئندہ کسی زمانہ میں منجر الی الشرک نہ ہو۔ اس مکان کو محفوظ نہ کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں لیکن محفوظ کرنے میں بہرحال یہ خطرہ ضرور ہے کہ وہ کسی وقت ایسی زیارت گاہ بن جائے جس سے بدعات کا دروازہ کھل جائے اور شرک پیدا ہو۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ضرورت ہے

ہمیں اپنے فارمز واقع حیدرآباد ڈویژن میں کام کرنے کے لئے چند تجربہ کار اور تعلیم یافتہ فارم مینیجروں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ کام سے واقف ہونے کے علاوہ انتظامی قابلیت بھی رکھتے ہوں۔ تنخواہ و مراعات حسب لیاقت و تجربہ ہوں گی۔ زراعتی گریجویٹوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنی سندات اور متعلقہ جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ پتہ ذیل پر بھجوائیں۔ (وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلات

رفعنا لک ذکرک کا ایمان افروز منظر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

عرب قوم کی عام جہالت و پسماندگی

چودہ سو سال سے سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ مبارکہ پر ہزاروں کتب مختلف زبانوں میں تحریر کی جا چکی ہیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک چلتا چلا جائے گا۔ اور ان لکھنے والوں میں اپنے بیگانے سبھی شامل ہیں۔ ان تمام کتابوں اور مضامین کے مطالعہ سے ایک امتیازی پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ سامنے آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت خطرناک مصائب و مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

یہ درست ہے کہ خدا تعالےٰ کے ہر نبی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر جو تکالیف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برداشت کرنا پڑیں وہ کسی اور نبی کو پیش نہیں آئیں۔ جس علاقہ میں رحمۃ للعلمینؐ کی بعثت ہوئی وہ اپنے مخصوص مذہبی۔ اجتماعی، تمدنی اور سیاسی حالات کی وجہ سے سراسر مشکلات سے بھرا ہوا تھا۔ عرب قوم جہالت میں پرورش پا رہی تھی تعلیم و ثقافت کا نام تک نہ تھا اور زندگی کے تمام شعبوں میں پسماندگی کا عنصر غالب تھا۔ قرآن کریم نے اس حالت کا صحیح نقشہ اس طرح کھینچا ہے

فاصبحتم بنعمتہٖ
اخوانا۔ وکنتم علی شفا
حفرۃ من النار فانقذکم
منھا۔

تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔

اخلاقی پسماندگی کا عام دور دورہ تھا چنانچہ جب مسلمانوں نے قریش کے مظالم کی وجہ سے حبشہ کے علاقہ کی طرف ہجرت کی اور قریش ان کا تعاقب کرتے ہوئے حبشہ بھی پہنچ گئے تو قریش کے ایک وفد نے اسلام اور بانیٔ اسلام و صحابہ کرامؓ کے خلاف نجاشی شاہ حبشہ کے پاس قریش مکہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کے دماغ کو مسموم کرنا چاہا۔ اس موقعہ پر مسلمان مہاجرین کے وفد کی نمائندگی حضرت جعفر بن ابی طالب نے کی۔ انھوں نے نجاشی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"اے بادشاہ ! ہمارا یہ حال ہے کہ ہم جہالت اور گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے گندی فحش باتیں بکتے تھے، مردار کھایا کرتے تھے ہم میں کوئی انسانیت کی خوبی نہ تھی۔ خداوند تعالےٰ نے جس کا فضل تمام جہان پر چھایا ہوا ہے۔ محمدؐ کو اس پر اللہ کی رحمت اور عنایت ہو ہمارے لئے رسول کر کے بھیجا اس کی شرافت۔ نسب اور راستگفتاری صفا باطنی اور دیانتداری سے ہم خوب آگاہ ہیں اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی مرضی ظاہر فرمائی۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام لے کر ہمارے پاس آیا کہ صرف ایک خدا پر ایمان رکھو اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک مت کرو اور بتوں کی پرستش مت کرو۔ راست گفتاری اپنا شعار ٹھہراؤ۔ امانت میں کبھی خیانت نہ کرو اپنے تمام ابنائے جنس سے ہمدردی رکھو اور پڑوسیوں کے حقوق کی نگہداشت کرو عورت ذات کی عزت کرو۔ یتیموں کا مال نہ کھاؤ، پاکیزگی اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کرو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اس کی یاد میں کھانا پینا تک بھول جاؤ۔ راہ خدا میں غریبوں کی مدد کے لئے خیرات کرو،

اے بادشاہ ! صرف اس ایمان لانے پر ہمیں وہ ایذائیں دی گئیں کہ ہمیں جلاوطن ہونا اور راہ غربت اختیار کرنا پڑا ہے۔ ہمیں اپنے دیس میں کہیں پناہ نہ ملی۔ تیرے انصاف اور رحم سے ہمیں امید ہے کہ تو غریبوں پر ظلم نہ ہونے دے گا۔

اس تاریخی لیکچر میں جعفرؓ نے زمانہ جاہلیت اور اسلام کا خوب نقشہ کھینچ دیا ہے عربوں کی تاریخ اور مکہ کے اخلاقی ماحول کا مطالعہ کریں تو ہمیں شراب نوشی۔ قمار بازی۔ باہمی جنگ و جدال کی گرم بازاری نظر آتی ہے۔ یہ جنگ و جدال قبائل کو اپنی لپیٹ میں لے کر قتل عام اور خونریزی کی نوبت تک جا پہنچی تھی۔ مولانا حالی نے مسدس میں اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے :-

جوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی

قریش مکہ کا اثر و رسوخ

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے پہلے دن سے ہی قریش مکہ کا نفوذ آپ کے راستہ میں روک بنا رہا قریش نے آپ کی سخت اور اندھادھند مخالفت کی۔ مختلف ذرائع سے قریش نے آپ کو تبلیغ کرنے سے روکنا چاہا چنانچہ قریش کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے مکہ کی عمومی فضا مکدر ہو گئی۔ قریش کے مسلّح لیڈر عمرو بن ہشام کا اثر و رسوخ اپنوں اور بیگانوں میں عروج پر تھا اس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا۔ مخالفت کے تمام حربوں کو کام میں لاتے ہوئے آپ کے خلاف کئی مشکلات پیدا کر دیں اس شخص کے نقش قدم پر۔ عتبہ۔ امیہ۔ ابی بن خلف۔ نضر بن حارث۔ عاص بن وائل وغیرہم صناویدِ قریش اور لیڈران قوم آپ کی مخالفت میں پیش پیش تھے، اور طوفان مخالفت کی آگ کے شعلے مکہ کی ہر گلی و کوچہ میں اٹھ رہے تھے ان لیڈران کے بعد قریش کے دوسرے لیڈر جو بعض خاندانی وجوہات کی بناء پر خاموش تھے وہ بھی اس مخالفت کے طوفان میں کود پڑے چنانچہ ولید بن مغیرہ۔ ابوسفیان۔ ابوجہل۔ عتبہ بن ربیعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف آگ بگولا ہو گئے۔ اور اب مخالفت کو پہلے سے بھی زیادہ شہرت اختیار کر گیا۔ ان حالات کے پیش نظر اور عربوں کی قومی عادات و روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام زعماء قریش سے متفقہ طور پر آپ کو صحنِ کعبہ میں آنے کی دعوت دی اور آپ کی تمام خواہشات پوری کرنے کے لئے آپ کو کہا گیا اگر مال۔ وجاہت۔ شادی درکار ہے تو ہم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں مگر آپ نے اس پیشکش کو صرف ایک فقرے سے رد کر دیا اور فرمایا۔

"اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر بھی رکھ دیا جائے اور پھر یہ قریش مجھے اس پیغام کی اشاعت سے روکنا چاہیں تو پھر بھی میں اس فرض سے نہیں رکوں گا"

مختلف قبائل عرب۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سرزمین حجاز میں جتنے قبائل عرب تھے وہ سب اپنے اپنے رنگ میں خود مختار اور مطلق العنان تھے اور طوائف الملوکی ان میں پائی جاتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی کے ماتحت تبلیغ اسلام کو وسیع کرتے ہوئے جب قبائل عرب کی طرف توجہ فرمائی تو قبائل نے بھی آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی بپا کر دیا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ احد میں قبائل نے آپ کے خلاف نمایاں حصہ لیا۔ قبائل کو یہ یقین تھا کہ چونکہ قریش مسلمانوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سخت خلاف ہیں اور اگر ہم نے بھی قریش کے موقف کی تائید کی تو یقیناً بانیٔ اسلام کے خلاف مشکلات کا محاذ قائم کیا جا سکتا ہے اس مخالفت کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ قبائل اور قریش کے باہمی معاہدات تھے جن کو پورا کرنا قبائل کے لئے ضروری تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ قبائل عرب اگر قریش کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں تو وقت پر اور حالات کے بدلنے کے ساتھ ہی ان کا نقصان بھی کر سکتے ہیں اور خصوصاً ان کے تجارتی نفوذ کو ختم کر کے ان پر کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے چنانچہ بعض انگریز مصنفین اور مستشرقین نے قبائل کے نفوذ اور طاقت پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس علاقہ میں دراصل ملکی نفوذ قبائل کے ہاتھ میں ہے داخلی اور بیرونی طاقت اور اقتدار کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے قبائل کی وجود انتہائی مفید ہے یہ قبائل اپنے پڑوسی ممالک سے بھی تعلقات رکھتے تھے آنحضرت کی تبلیغ سے بعض سعید روحیں قبائل میں سے آغوشِ اسلام میں داخل ہوئیں اور آپ کے ساتھ ان کا تعلق فدائیت اور انتہائی اخلاص کا تھا اس طرح قبائل میں آنحضرت کے موافق اور مخالف نظریات پائے جاتے تھے۔

یہود کی ریشہ دوانیاں

قریش اور قبائل کی طرف سے مشکلات اور مظالم کی وجہ سے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو یہاں حضورؐ کو ایک اور خطرناک گروہ سے واسطہ پڑا یہ گروہ یہود کا تھا گو اقتصادی اور تجارتی نفوذ کا مرکز یہود کے لئے مدینہ تھا مگر تاریخ بتلاتی ہے کہ ان کا سودی کاروبار عمومی رنگ میں ہر جگہ ہی موجود تھا زراعت میں یہ پیش پیش تھے عرب کے تجار ہمیشہ ہی ان کے دست نگر تھے انصار ان کے مقروض رہتے مدینہ کے تین یہودی قبائل بنی قینقاع۔ بنی نضیر اور بنی قریظہ غیر معمولی طاقت اور نفوذ کے مالک تھے۔

غزوہ احزاب میں قبائل اور قریش صرف یہود کی انگیخت میں شامل ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کے لئے آپ کے خلاف قتل کے منصوبے بنائے گئے ایک دفعہ زہر دینے میں کامیاب ہو گئے مگر نصرت خداوندی نے آپ کو محفوظ رکھا مشہور یہودی فصیح و بلیغ شاعر کعب بن الاشرف نے ایسا طوفان مخالفت اٹھایا کہ عرب کی محفلیں بھی آپ کے خلاف ہو گئیں۔ اور آس پاس کی عربی ریاستوں میں بھی جا کر آپ کے خلاف جذبات بھڑک اٹھے مدینہ منورہ اور اس کے قرب و جوار میں سب سے بڑا خطرہ یہود کی طرف سے تھا۔

اس باہمی جنگ و جدال کو ختم کرنے کے لئے اور اس دائمی خطرہ کو دور کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو شام کی طرف بھیج دیا اور نہایت حفاظت سے ان کو روانہ کیا حالانکہ یہود نے بعض ایسے خطرناک منصوبے اور ریشہ دوانیاں کی تھیں کہ موسوی شریعت اور باہمی مواثیق و معاہدات کی بناء پر ان کا قتل واجب تھا۔ دیکھو استثناء آیت ۲۰/۱۲ تا ۱۴ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے ساتھ حسن اخلاق فرماتے ہوئے ایک درخشاں مثال قائم فرمائی۔

(باقی)

درخواست دعا

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ دھدوریہ ضلع گجرات ٹانگوں میں درد کے باعث بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کو کامل و عاجل شفا یابی عطا فرمائے۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب موصوف نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر روزنامہ الفضل)

وکیل المال اوّل تحریک جدید کے اعلانات

۱۔ ہمارے مخیر اور مخلص تاجر حضرات توجہ فرمائیں

یورپین ممالک میں تعمیر مساجد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

"اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈھاکہ کراچی اور پنجاب میں بیس تیس تاجر ایسے ہیں جو ایک وقت میں پندرہ پندرہ بیس بیس ہزار چندہ (برائے تعمیر مساجد) دے سکتے ہیں۔"

اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں کراچی کے حسب ذیل مخلصین نے قسط وار حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۱۔ مکرم الحاج ایم اے خورشید صاحب کراچی	۱۰،۰۰۰ — ۰۰
۲۔ مکرم ڈاکٹر ایم۔ ایس انصاری صاحب "	۳،۷۴۱ — ۰۰
۳۔ ایک صاحب جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے "	۱۰،۰۰۰ — ۰۰

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان حضرات کے اخلاص۔ اموال میں برکت ڈالے اور انہیں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما کر ہمیشہ اپنے فضل و کرم کا مورد رکھے۔ آمین۔

کراچی۔ ڈھاکہ اور سابق پنجاب کے دیگر مخیر تاجر حضرات بھی اس طرف توجہ فرماویں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کو حاصل کریں۔

۲۔ سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کیلئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد مبارک سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی پہلی سالانہ ترقی کی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے۔ اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء قارئین کرام سے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۶۔ مکرم مرزا کلیم احمد صاحب ابن مرزا نذیر علی صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰ — ۰۰
۵۷۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ناتو ڈوگر ضلع شیخوپورہ	۴ — ۰۰
۵۸۔ مکرم ماسٹر عبد الواحد صاحب " " "	۱۲ — ۵۶
۵۹۔ محترمہ شوکت تنویر صاحبہ بنت مکرم عبد الحمید صاحب انبالوی لائل پور شہر	۷ — ۰۰
۶۰۔ محترمہ فردوس بیگم صاحبہ معلمہ پرائمری سکول چک 5/47 ٹی۔ ڈی ضلع ملتان	۵ — ۰۰
۶۱۔ مکرم جناب نعمت علی صاحب دفتر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان	۴ — ۰۰
۶۲۔ مکرم جناب نعیم الرحمٰن صاحب طارق لیبارٹری اسسٹنٹ نیوی عاقل ضلع سکھر	۵ — ۰۰
۶۳۔ محترمہ استانی زبیدہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۴ — ۰۰

۳۔ برائے توجہ تاجر حضرات

تاجر حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

"پہلے سودے کا منافع خانہ خدا (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔"

چنانچہ سیالکوٹ شہر کے مکرم میاں شمس الدین صاحب صراف اپنے خط مورخہ ۲۲/۶/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم نے کچھ مال خرید کیا تھا۔ اس میں کچھ غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ ہم نے مال خریدتے وقت ارادہ کیا تھا کہ اس مال کے منافع میں سے کچھ نہ کچھ بیرون مساجد غیر ممالک کو ادا کریں گے۔ اب ہمارا مال بک چکا ہے اور اس میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے منافع بھی ہوا ہے۔ اس منافع میں سے مبلغ ۳۶ — ۵۰ روپے چندہ بیرون مساجد غیر ممالک ارسال خدمت ہے۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلصین حضرات کے اموال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

جماعت کے جملہ تاجر حضرات اپنے محبوب امام عالیمقام کے مذکورہ بالا ارشاد کی طرف کما حقہٗ توجہ فرماویں۔

درخواست ہائے دعا

● مکرم راجہ عبد العزیز صاحب راجوروی کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ پچیس روپے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کے والد میاں نیک محمد صاحب ایک عرصہ سے گھٹنے میں چوٹ آ جانے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اور خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بھی ایک عرصہ سے اعصابی دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں اور بھی کئی ایک مشکلات ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ہم سب کی دینی و دنیاوی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔" (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

● مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ جو تحریک جدید کے مالی جہاد کے مخلص مجاہد ہیں مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے والدین بوڑھے ہیں ان کے لئے نیز ان کے اہل و عیال اور ان کے اموال میں برکت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ سو قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

● میرے بڑے بھائی سید جاوید مرتضےٰ صاحب ولد سید غلام مرتضیٰ صاحب چیف انجینئر مشرقی پاکستان واپڈا عرصہ چار سال سے برلن (جرمنی) میں مقیم ہیں۔ جلد ہی ان کا ایک میجر اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ بھائی بہنوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(لیفٹیننٹ سید اختر مرتضیٰ۔ کوئٹہ)

● خاکسار کی اہلیہ کی صحت اپریشن کے بعد ابھی تک خراب چلی آ رہی ہے۔ بخار ہے بے چینی۔ گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مریضہ کو کامل صحت بخشے۔ (خاکسار عبد الرحیم عارف مربی سلسلہ)

● احباب دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے اور ہر شر و فساد سے ہمارے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار نیاز قطب احمد بٹ حال کراچی)

● مکرم چوہدری محمد حیات صاحب زمیندار کو ایک خاص کام درپیش ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خلیل سیکرٹری اصلاح و ارشاد بشیر آباد سندھ)

● چوہدری نذر محمد صاحب سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ چک سکندر بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ملک سلطان احمد واقف زندگی

معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک سکندر ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات)

● ۳/۹/۶۲ کی صبح کو سائیکل کے ایک حادثہ میں ناک پر شدید زخم ہو گیا ہے۔ زیادہ خون بہنے کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد احمد خلیق معلم وقف جدید ہڈیارہ P.O. ضلع لاہور)

● مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب قمر بمعہ اہلیہ اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ روانہ ہو رہے ہیں تمام احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے پہنچاوے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خیر و عافیت سے واپس لاوے۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

● میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد یوسف جاوید چند دن سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الوحید چوہدری معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ راولپنڈی)

● خاکسار دس گیارہ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد طاہر معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ جہلم)

● میرے چچا جان مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف سادھوکی ضلع گوجرانوالہ ایک پریشانی میں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار بشارت احمد زاہد محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

● میرے والد محترم عرصہ آٹھ سال سے ڈھاکہ میں مقیم ہیں قریباً ایک سال سے ہمیں ان کا کوئی خط نہیں آیا۔ والدہ محترمہ بوڑھی ہیں اور اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ناصر احمد از کوٹلی لوہاراں)

● خاکسار کا بھائی داؤد احمد سات ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری بشارت الرحمٰن طاہر)

● میرے ماموں جان محترم چوہدری سلیم احمد صاحب لائل پور کے لڑکے فرش پر گرنے سے سر پر سخت چوٹ آ گئی ہے۔ عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

[illegible]

بیرون پاکستان سے حصّہ لینے والے مجاہدین تحریک جدید

بیرون پاکستان کے جن مجاہدین تحریک جدید نے سو فیصدی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر اجر عطا فرمائے اور آئندہ دین کے لئے مزید خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

(۳)

نیروبی کینیا

محترمہ بیگم سید محمد اقبال صاحب ۔ ۵۶ شلنگ
" بشریٰ بنت " " ۔۔ ۱۳ "
" شاہدہ " " ۔۔ ۱۲ "
سید مسعود احمد صاحب ابن " ۔۔ ۹ "
" داؤد احمد صاحب ۔۔ ۹ "
" شفیق احمد صاحب ۔۔ ۶ "
محترمہ اہلیہ ثانیہ فقیر محمد صاحب / والدہ سردار بیگم صاحبہ ۔۔ ۴۹ "
محترمہ رشیدہ بیگم حاجی عبدالمجید صاحب بٹ ۔ ۴۵ "
" امۃ القیوم بنت " ۔۔ ۱۰ "
" خالدہ خانم بنت " ۔۔ ۹ "
عبیدہ خانم بنت " ۔۔ ۹ "
بشیر احمد صاحب ابن " ۔۔ ۹ "
شبیر احمد صاحب ابن " ۔۔ ۹ "
صفیہ بیگم عبدالرزاق صاحب بٹ ۔۔ ۲۲ "
محترمہ یاسمین صاحبہ بنت " ۔۔ ۸ "
محترمہ حفیظہ بیگم محمد یاسین صاحب ۔۔ ۱۱ "
مکرم قاری محمد یسین صاحب حال انگلستان ۔۔ ۶۵ "
" محمد یونس خان صاحب ۔۔ ۱۰ "
" ثروت آرا بیگم صاحبہ ۔۔ ۵۰-۱۳ "

کسمون

مکرم معلم اسماعیل صاحب ۔۔ ۶ شلنگ
" معلم رجب صاحب ۔۔ ۶ "
محترمہ منصورہ بنت رشید احمد حیات ۔۔ ۷ "
مکرم معلم حسن صاحب ۔۔ ۶ "
چوہدری حبیب اللہ صاحب جول ۔۔ ۱۰۰ "

ٹانگانیکا

مکرم مولوی محمد منور صاحب دار السلام ۔۔ ۱۶۵ "
" فضل کریم صاحب ٹون ۔۔ ۴۶ "
" عبدالکریم صاحب بٹ ۔۔ ۴۲ "
" مرزا ایوب بیگ صاحب ۔۔ ۴۳ "
" ظہیری مڈ بولا ۔۔ ۱۰ "
" رمضان سیف صاحب ۔۔ ۳۰ "
" معلم عبید عمران صاحب ۔۔ ۲۵ "
" ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ۔۔ ۳۵ "
" رشدی صالح صاحب ۔۔ ۵۰-۷ "
" سید محمد سرور شاہ صاحب ۔۔ ۶۸۳ "
" محمد جمیعی صاحب ۔۔ ۵۰-۷ "
" شیخ امری عبیدی صاحب ۔۔ ۵۰۰ "
" محمد امجد غوری مع بیگم صاحبہ ۔۔ ۳۰ "
" محمد یوسف صاحب ۔۔ ۱۸ "
" B.K معلم ہیری صاحب ۔۔ ۵۰ "

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ ۔۔ ۸۰ شلنگ
" احمد سانزا صاحب ۔۔ ۸ "
" یوسف دینا کو مبو صاحب ۔۔ ۱۱ "
" چوہدری ظہیر احمد صاحب ۔۔ ۱۲۵ "
" میر ضیاء اللہ صاحب ۔۔ ۵۰ "
" منصور الحق خان صاحب ۔۔ ۱۵ "
" چوہدری رشید احمد صاحب سرور مبلغ ۔۔ ۲۳ "
" احمد سانیا صاحب ۔۔ ۸ "
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈوڈوما ۔۔ ۲۰۵ "
" محمود احمد ظفر صاحب ٹبورا ۔۔ ۲۳۳ "
" سلیم مبارک صاحب ٹون ۔۔ ۱۰ "
محترمہ رضیہ بیگم محمد اکرم خان صاحب غوری ۔۔ ۱۸۵ "
" صالحہ بنت " " ۔۔ ۲۷ "
مکرم بابا سیروہ معلم یوسف صاحب دینا / ہودی سالم صاحب ۔۔ ۵۰-۷ / ۲۰ "

یوگنڈا

شلنگ
مکرم بابو مختار احمد صاحب ایاز ۔۔ ۱۲۹
محترمہ بشریٰ ایاز صاحبہ ۔۔ ۱۴ "
" زکیہ بیگم صاحبہ ۔۔ ۱۵ "
مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب ۔۔ ۵۵ "
" S.K موریخی صاحب ۔۔ ۱۵ "
مکرم صالح موسےٰ صاحب ۔۔ ۶ "
" معلم حمیدی صاحب (مجتہ) ۔۔ ۱۵ "
" مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ ۔۔ ۴۰ "
محترمہ سکینہ شرما صاحبہ ۔۔ ۱۴ "
مکرم غلام حیدر صاحب کھوکھر ۔۔ ۳۵ "
" محمد ابراہیم صاحب کھوکھر ۔۔ ۱۰۶ "
محترمہ رقیہ بیگم لطیف احمد سرور ۔۔ ۱۵ "
مکرم محمد حسین صاحب کھوکھر ۔۔ ۵۱ "
" غلام احمد حفیظ صاحب ۔۔ ۵۱ "
" محبوب احمد صاحب ۔۔ ۵۱ "
" مولوی عنایت اللہ خان صاحب جلیل ۔۔ ۶۰-۸۳ "
" الحاج عمید وجادو صاحب ۔۔ ۲۰ "
" محمد علی سالم ۔۔ ۳۵ "
بیگم ڈاکٹر مختار احمد صاحب ۔۔ ۵۰ "

کولمبو سیلون

O.K. سید علی صاحب ۔۔ ۳۱ روپے
M.M. عبدالقادر صاحب امیر جماعت ۔۔ ۲۴۵ روپے
بیگم صاحبہ " " ۔۔ ۶۲ روپے
مکرم ایم احمد صادق صاحب ۔۔ ۱۷ روپے
محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ ۔۔ ۱۱ روپے
S. محمد شمعون صاحب مع فیملی ۔۔ ۸۵-۳۸۵ "
J. حسن صاحب ۔۔ ۶۰ روپے
A. M بدر الدین صاحب ۔۔ ۲۲۵ "

محترمہ فاطمہ بیگم بدر الدین صاحب ۔۔ ۴۲ روپے
B.M. A بشیر الدین صاحب ۔۔ ۲۶ "
M. A. T میر احمد صاحب ۔۔ ۲۲ "
مکرم حاجی فضل الٰہی صاحب ۔۔ ۱۶۰ "
والدین مرحومین لور بمچاں " " ۔۔ ۴۰ "
مکرم میراں شاہ صاحب ۔۔ ۹۵ "
بیگم و بچگان " " ۔۔ ۲۰ "
مکرم محمود احمد صاحب ۔۔ ۱۰ "
M.E.M حسن صاحب سیلون ۔۔ ۲۰ روپے
مکرم ناظم صاحب ۔۔ ۱۲ روپے
" محمد عمر صاحب ۔۔ ۵ "
M.J.S اسماعیل صاحب ۔۔ ۱۱ "
مکرم عبدالمجید صاحب ۔۔ ۵ "

نیگمبو سیلون

A.T. حنیف صاحب ۔۔ ۱۲ روپے
" عائشہ صاحبہ ۔۔ ۱۸ "
مکرم ابو صالح صاحب ۔۔ ۳۰ "
" سموئل عابدین صاحب ۔۔ ۱۳ "

محترمہ نصرت جہاں بیگم سموئیل عابدین صاحب ۔۔ ۹ روپے
A. قلندر ۔۔ ۲۵ "
مکرم قمران حسن صاحب ۔۔ ۵ "
" چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی جاکرتا ۔۔ ۱۰۳ "
" چوہدری بشارت احمد صاحب سابری آسٹریلیا ۔۔ ۷۵-۴۹ "

(باقی)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنے والے احباب

ہم نے "الفضل" کی گزشتہ بعض اشاعتوں میں توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سے تعاون کرنے والے بعض مخلص احباب کے نام بطور شکریہ درج کئے ہیں آج کی اشاعت میں چند اور احباب کے نام ہم درج کر رہے ہیں ان احباب نے بھی اپنے اپنے مقام پر مکرم خواجہ صاحب سے پورا پورا تعاون کیا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو خدمت سلسلہ سرانجام دینے کی مزید توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم کریم احمد صاحب نعیم ایم ایس سی داؤد خیل
" شیخ احمد شفیع صاحب حیا نوالی شہر
" بشیر احمد صاحب چغتائی صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ
" چوہدری محمد شریف صاحب جماعت احمدیہ واہ کینٹ
" رفیع الدین صاحب بٹ
" چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ کھاریاں
" ایم منظور احمد صاحب ناظم مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں
" چوہدری عبدالخالق صاحب کھاریاں۔
" عزیز محمد حنیف صاحب ابن مکرم حاجی اللہ دتہ صاحب لالہ موسیٰ۔

(مینجر الفضل)

ضرورت ہے

۱۔ مستند کوالیفائیڈ لیبارٹری ٹیکنیشن کی
۲۔ پارٹ ٹائم ڈسپنسر کلرک کی جس کی تنخواہ ۶۰/- روپیہ ماہوار ہوگی
قیام طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔
ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس نمبر ۲ میرپور خاص

پاکستان میں سب سے سستی قیمت پر!

اولمپیا ★ امپریل ★ سمتھ کارونا
(انگریزی و اردو) ٹائپ رائٹر
خریدنے اور مرمت کروانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
میسرز یونیورسل ٹائپ رائٹر کمپنی، چنیوٹ بازار لائل پور۔ فون ۳۴۷۴

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے،
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور
سٹار ٹمبر سٹور ۴۰ فیروزپور روڈ لاہور۔ لائل پور ٹمبر سٹور۔ ربوہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● کوئٹہ ۱۰ ستمبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ بھارت کے لیڈر سترہ سال سے پاکستان کو دنیا کے دوسرے ممالک سے الگ تھلگ کرنے کی ناکام کوشش میں مبتلا ہیں۔ ان کی یہ پالیسی آج تک کامیاب نہیں ہو سکی۔ لیکن وہ اسے جاری رکھنے میں مصر ہیں۔ صدر ایوب نے جو کوئٹہ پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے مسٹر جے پرکاش نرائن سے اپنے مذاکرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا "میں نے مسٹر نرائن سے کہہ دیا ہے کہ وہ بھارت کے راہنماؤں کو بتا دیں کہ پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے اور اچھے پڑوسیوں کی طرح رہنے کے لئے انہیں معقولیت کا ثبوت دینا چاہیئے۔"

صدر ایوب نے کہا مسٹر جے پرکاش نرائن خود بھی اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ بھارت کے رہنما خواہ مخواہ پاکستان کے ساتھ دشمنی کی پالیسی کو جاری رکھنے میں لگے ہوئے ہیں حالانکہ اس سے انہیں نہ اب تک کوئی فائدہ پہنچا اور نہ آئندہ کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور مسٹر نرائن یہ بات بھی محسوس کر رہے ہیں کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہو دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔

● کوئٹہ ۱۰ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خان کوئٹہ کے چھ روزہ دورے پر کل یہاں پہنچے تو ہزاروں افراد نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔ کوئٹہ کے شہریوں کے علاوہ قبائلیوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی ہوائی اڈے پر صدر ایوب کے استقبال کے لئے جمع تھی۔ صدر ایوب جب طیارے سے باہر آئے تو ہجوم نے صدر ایوب زندہ باد، مسلم لیگ زندہ باد، پاکستان زندہ باد کے نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے صدر ایوب کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل ٹکا خاں اور دوسرے فوجی اور سول افسر بھی موجود تھے۔ صدر ایوب کو ایک جلوس کی شکل میں صدارتی کیمپ لیجایا گیا۔

● نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ کانگریس کے صدر مسٹر کامراج نے اڑیسہ کے وزیر اعلیٰ مسٹر دھریندر مترا سے کہا ہے کہ وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔ مسٹر مترا پر حزب اختلاف نے بدعنوانیوں کے سنگین الزامات عائد کئے ہیں اور ان میں سے کچھ الزامات کی کانگریسی لیڈروں نے بھی تائید کی ہے۔ مسٹر مترا کے خلاف بھی تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی تھی لیکن وہ معمولی اکثریت کی حمایت سے اس کا سامنا کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اب صورت حال تبدیل ہو گئی ہے اور مخالفت زیادہ شدت کے ساتھ کی جا رہی ہے جس سے صوبہ میں کیرالہ کی سی صورتِ حال پیدا ہونے کا امکان ہے۔

● کراچی ۱۰ ستمبر۔ بھارت کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کری آپا نے بتایا ہے کہ وہ پاکستان کے ایک ہفتہ کے خیر سگالی کے دورے پر ۱۵ ستمبر کو ڈھاکہ پہنچیں گے۔ اور وہاں ۲۲ ستمبر تک گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خاں کے مہمان کی حیثیت سے ٹھہریں گے اس مدت میں وہ بھارتی مسلمان مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کریں گے۔

● نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ نئی دہلی میں کل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر سانیال قتل کر دئے گئے ہیں۔ انہیں کل آدھی رات کے بعد نامعلوم قاتلوں نے گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا۔ پولیس قتل کی تحقیقات میں مصروف ہے اور اس نے تفتیش کو تیزی سے مکمل کرنے کے لئے اعلیٰ سراغرسانوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔

● سیالکوٹ ۱۰ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر حکومت کے اکاؤنٹنٹ جنرل نے سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد اور ان کے بعض ساتھیوں اور افسروں پر غبن کا الزام عائد کیا ہے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل نے سری نگر کے سالانہ میلے کے انتظامات کے سلسلے میں حسابات کی جو رپورٹ مرتب کی ہے اس کے مطابق بخشی غلام محمد نے جو انتظامی کمیٹی کے سربراہ تھے اور ان کے ساتھیوں نے جو مختلف کمیٹیوں کے نگران اور سیکرٹری تھے صحیح حسابات پیش نہیں کئے۔ اخراجات اور آمدنی کی ہر مد میں ہزاروں روپے کا فرق پایا گیا ہے۔

"گیمبیا میں تبلیغ اسلام" پر لیکچر

مورخہ ۱۲ ستمبر بروز ہفتہ بوقت ۵۰-۱۲ بجے جامعہ احمدیہ ہال میں مکرم محترم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا "گیمبیا میں تبلیغ اسلام" کے عنوان پر خطاب فرماویں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(نائب الرئیس الجمعیۃ العلمیہ۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بی۔ اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کا تفصیلی نتیجہ

بی اے سال دوم نیو سلیبس ۱۹۶۴ء کے یونیورسٹی امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کے جو طلبہ پاس ہوئے ہیں ان کا اسم وار تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:۔

رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر (۷۰۰ میں سے)	ڈویژن
۴۷۸۱	محمد اکمل	۳۶۵	سیکنڈ
۴۷۸۲	کمال الدین	۴۲۹	فرسٹ
۴۷۸۶	چوہدری بشیر احمد	۳۷۶	سیکنڈ
۴۷۸۷	منصور احمد زاہدی	۳۴۶	
۴۷۸۸	ریاض احمد	۳۲۰	
۴۷۸۹	مظفر احمد خالد	۳۱۰	
۴۷۹۱	انعام اللہ ہاشمی	۴۶۶	فرسٹ
۴۷۹۲	محمود احمد	۳۷۷	سیکنڈ
۴۷۹۴	خورشید حیات	۳۶۸	"
۴۷۹۶	ظفر اقبال پراچہ	۴۰۶	"
۴۷۹۷	محمد اکرم	۴۰۲	"
۴۷۹۸	محمد ظفر اقبال	۳۷۳	"
۴۷۹۹	فضل احمد خان	۳۱۷	
۴۸۰۰	گلزار حسین	۳۸۶	سیکنڈ
۴۸۰۱	بشیر احمد اختر	۳۸۳	"
۴۸۰۲	ظہور احمد تمیمی	۲۸۰	
۴۸۰۴	محمد احمد	۳۵۱	سیکنڈ
۴۸۰۵	خضر حیات ناگٹ	۳۷۴	"
۴۸۰۶	غلام رسول	۴۰۵	"
۴۸۰۷	محمد ظفر الاسلام	۳۵۱	"
۴۸۰۸	خلیل احمد ناصر	۲۸۱	-
۴۸۱۰	مجیب الدین احمد	۴۶۴	فرسٹ
۴۸۱۱	عبدالرحیم انجم	۳۵۷	سیکنڈ
۴۸۱۲	شریف احمد زاہدی	۳۴۴	
۴۸۱۵	عبدالرشید شریف	۴۵۴	فرسٹ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ برائے ایم۔ اے (عربی)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے (عربی) کلاس کا نیا داخلہ ۱۴ ستمبر ۶۴ء بروز سوموار سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔

طالبات کے لئے بھی باپردہ انتظام ہے اور ان کی رہائش کے لئے جامعہ نصرت ہوسٹل میں بندوبست موجود ہے۔

(پرنسپل)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۹ ستمبر سے کھل گیا ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۹ ستمبر سے باقاعدہ کھل گیا ہے اور داخلہ شروع ہے احباب اپنے بچوں کو فوراً بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ۱۲ ستمبر کو کھل رہا ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد بروز ہفتہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۴ء صبح ۸ بجے کھل رہا ہے کالج کے تمام طلباء کو اس سے قبل ربوہ پہنچ جانا چاہیئے۔ پرانی فرسٹ ایر کلاس کا "پروموشن ٹیسٹ" بھی ۱۲ ستمبر سے شروع ہوگا۔

(پرنسپل)

لائلپور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم شیخ سعید احمد ابن محمد رفیق صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل

معرفت

مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور سے

حاصل کریں (مینیجر)